

ذاتی الاستدیری - فقیر - جس استیاق فاروقی خدی رہوی

مُسْتَقْتِیْمُ
هٰکِن اَصْرًا

کتاب مستطاب در باب وجوب تقلید مذہب مبین مشنّی

الذمّی

من تصنیفات جناب مولوی محمد رشاد و صلوات اللہ علیہ

محکم دینی نثران و معطوب
در مکتب محمدی نثران و معطوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان في بيان اللزوم فكم هنا و
شرفنا نبورا كايما و طرفا كاسلام والصلوة على من نزل عليه القرآن
تبيان كل شئ من الخلال طهرهم وعلى الله واصحابه الذين كانوا اخيرا
الانعام بعد كانه نبياء عليهم السلام اما بعد فيقول لفقير محمد شيا
او صلوات الله الى ما يرضاه واضع يده كتاب مستطاب من الرحمن چونكه فائده اسباب
وخل فعمل اور علوم اور ابحاث متنوعه حاصل ابل علم كو تصاویر و كتاب بنظر قراء
عالم كبري كتي تو جامع المسنات فاصح البديعات حاوي العلوم دينيه اني الرسوم شريفة
حامي اللزوم الدين مولانا نواب محمد قطب الدين اور مولوي خواجه نصير الدين اور مولوي محمد
سعود اور مولوي محمد عبدالقادر اور مولوي محمد يوسف صاحب ادا م الله تعالى فيو منهم في ذرا
كو ايك سال مختصر نيز كونه كونه مدار الحق سے جو كونه كتاب اور باب اور صفحہ كی جملہ كیا جائے
توانشا السعيا فائده اسكاه فاضل عام كو عام ہو جائیگا اور فیض اسكاه علی العموم ورواف
ہو جائیگا اور ہر صغیر و كبر كے ما تہمین دلیل مل اور سند قوی ہر وقت موجود رہیگی اور
پیشینہ ہونی والی كی طبیعت كہیں رہیگی چونكه كہیں مشورہ نہایت محمود العاقبة اور مسعود
الآخرة نما لہذا پیر سالہ مختصر كہا لہذا جمع كیا گيا اور نام ركھا گيا عسرة
الوثنی اور وہ رسالہ مشتمل ہے اور مقدمہ اور دو باب اور غائتہ كے

مقدمہ بعض اسباب حفظ شریعت اور انتظام دینكے بیان میں
واضح ہوا ابل اسلام كہ حفظ شریعت اور انتظام دین كا ہر سال ہر واجب اور مستحب

اسکا بھی واجب ہی کیونکہ مقدمہ واجب ہو جائی اور منجملہ اس موقوف علیہ سے
 تقلید مذہب معین کے مذہب راہبر ہی ہے لہذا اہل سنت و جماعت نے فقہ مذہب راہبر
 لیکر احکام مذہب معین پر چلائی باین لحاظ کہ تقلید مذہب معین کی مذہب راہبر ہی ہے
 زمانہ میں موقوف علیہ مفظ شریعت اور انتظام دین کیسی ہے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام
 فرمایا کہ پائی علیک کہ زمانہ الا الذی بعدہ شش منہ یعنی آج کا تمہر کوئی
 زمانہ گریہ و گاہ و زمانہ جو بعد اسکی یہاں شہ زمانہ قبل کسی روایت کیا اسکو بخاری فی اور
 فرمایا آنحضرت علیہ السلام فی مخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدنیا
 والسنتھم احلی من السکر وقلوبھم لالذباب دواء الترمذی
 یعنی تمہاری آخر زمانہ میں لوگ کہ حاصل کرے گی دنیا کو ہر دین دین اور زمانہ میں اونکی
 شیرین تر ہوگی شکر سی اور دل اونکی بہتر ہوگی جو بھی روایت کیا اسکو ترمذی فی یعنی ہمارے
 میں شاید خون کی صورت بنکر دین کے بر دین ہو کر میری میں بلقین بنا کر اہل اسلام
 بہتر ہوگی طور پر اٹھائے گئے چونکہ مفظ دین کا ہوا اسن واجب تھا تو اہل سنت و جماعت
 واسطی انتظام دین کے حکم تقلید مذہب معین کا مذہب راہبر ہی اس زمانہ میں دیکھو کہ
 اس زمانہ میں اگر حکم تقلید مذہب معین کا مذہب راہبر ہی نہ دیا جائی اور لوگوں کو اپنی طرح
 جھوٹا جائی تو دین پر لگندہ ہو جائیگا جسطرح کوشش میں آئیگا اسطرح کی توانا
 نفل کے لئے قرآن حدیث میں اپنی ہر شکل لگا کر اپنی اپنی غرض کی موافق عمل کرے گی اور جو
 فاسد پر فاسد میں یکم احادیث مذکورہ کی آئیگا اسطرح عوام کو اپنی تابع کرے گی اپنی اور
 تحصیل معاش کے لئے یہاں تک کہ گھر گھر کا دین مذہب ملک ملک ہو جائیگا اور دین
 دین تبدیل شناس کر دین بدلنا یہی گناہی کہ یہ دین لوگوں کی نظر نہیں دیتی تباہی

معلوم ہوگا اور حاکم دفت کے دینی طرف لوگ اس دیکو واپس تباہی جا کر متوجہ ہو
 جائیں گی لہذا اہل سنت و جماعت و اسطی بند کرنے اس فساد مذکور کے بعد اسکا حکم
 تقلید مذہب معین کا مذہب اربعہ سی جو خیر القرون میں مدقن بہ تحقیق کروڑا عالم
 ذی الاعتبار کی ہوئی ہیں دیکو کہ ہر شخص اس وقت اپنی امام کی مذہب مذہب مفتی بہ
 اور مرجع کی موافق عمل کرنا سہگا اور انبی اسی ساددن بدن کی موافق گمراہ ہونگا اور کسے
 ماجر کے پیچھین ایساگا اور سفیدین وقت کا اسمین کوئی حیلہ چلیکا کیونکہ وہ خلاف
 مذہب مفتی بہ یا مرجع میں بکر جائیگا جیسا کہ اشارہ کیا اس علت مذکورہ کی طرف اشارہ
 اپنی کتب میں جب لکھا کہ کما بحوالہ علم عبدالحی کہ بنوی فی شرح تحریر اصول میں لکھا
 کہ اختلاف من مذہب الی مذہب کیچھو فی زماننا الظہور الخیانتہ انتہی
 یعنی نہیں جائز انتقال کیذہب کے طرف مذہب دوسرے کی اس زمانہ میں اسطی طاہر
 ہونی خیانت لوگوں کی باب دین میں اور کہ کما شیخ عبدالحق دہلوی فی صراط المستقیم
 قرار داد علماء و مصلحت بدیشان در آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب بہت و ضبط
 ربط کا دین و دنیا ہم درین صورت بود و ہوا المختار و فی الخیر انتہی یعنی مفتی بہ علماء کا اور
 مصلحت و پائیدار اسطی حفظ شریعت اور انتظام دین کی اس زمانہ میں تقلید مذہب
 کی جیسے مذہب اربعہ سی و ضبط اور ربط دین و دنیا کا اس صورت میں ہے اور یہی حکم
 اور اسبھی میں خیر ہے لہذا علمانی تقلید مذہب معین کو مذہب اربعہ سی اسطی حفظ شریعت
 اور انتظام دین کے واجب اور واجب لکھو و شیخ عبد الوہاب شہرانی فی اپنی تفسیر
 امامن لہ یصل الی شہو اعین الشریعۃ الاولی و جہ علیہ التقلید مذہب
 معین کما مر تقریر و خوف من الوقوع فی الضلال و علیہ الناس البوم

یعنی جو شخص کہ غیر معتقد ہو واجب اس پر تعلب مذہب معین کی جب کہ گذری ہے تقریر
 اور سکی واسطی خوف وقوع کی گمراہی میں اور اس میں پر ہے عمل کو کون اہل سلام کا اور وہ
 جافرا یا کما علیہ عمل الناس فی کل عصر یعنی جب کہ بے عمل کو کون کا ہے
 زمانی میں حتیٰ کہ علماء دین واسطی اسی نقطہ شریعت اور نظام دین کے تغیر کو مقرر کیا جب کہ
 لمطاولی فی نقل کیا اور کہا وہ انصاف مافالہ الکمال وعبادتہ قالوا ان المنقل
 من مذہب الی مذہب اثم لیستوجب التعزیر انتہی مختصر ائمہ نے نص
 اور عمل کا وہ قول ہے کہ کہا اور کو کمال فی اور عبارت اس کی یہ ہے کہ کہا علماء متفق کہ
 مذہب طرف دوسری مذہب کی گناہ کا ہے واجب التعزیر نام ہوئی کلام اور اس کے
 تمکین یعنی علی اهل العلم ان العالم بدل علی الوجود والتوحید والبعث
 الا زمان والوجود فاما الوجود فلان المصنوع بدل علی وجود صانع الا ان
 ان البعثة تدل علی البعیر واکہ تدل علی المیسر والسماء ذات البروج
 واکہ روض ذات الفجاج کیف لا تدل علی ذات الخیر واما التوحید فاکہ
 عجز اخدهما علی تقدیر التعدد لا زمر لانه لو اراد احدهما من العلم واکہ عجز
 علی دفعه اما قادر واکہ فحجز احدهما من دفعه واکہ خیر لا نرم فالملفوظ
 دفعه واکہ خیر لیس بکاف ففی کل شیء لہ آیه علی انہ الله واحد واما البعث
 فلان العالم بعضه من بعضه مظلوم فلو لم یقر یوم الا نضا وبقی المظلوم
 بغیر الا نضا ف ذکر ان منکر البعث جاء الی خلیفہ من الخلفاء فقال ان
 الا نسا ان اذ ماتت صار ترابا فلا یبعث واکہ خفا ب لا ثواب فقال الخلیفہ
 ان قولنا ان البعث حق والثواب حق والعذاب حق والجنة حق والنار

فلا بد من صدق احد القولين وكذب الآخر لا ستمالة اجتماع النقيضين
 فترجحنا ما نقول بان قولكم ان كان حقا فلا ضرر علينا لاننا كنا ترابا
 كما قلتم وان كان قولنا حقا فانت على ضرر في جهنم في النار والعقاب
 نحن على خير في الجنة والتوب نحن على كل تقدير على خير نجاه فكم فاسلم
 واما ارسال فلانه لو لم يرسل كيف يحكم بالحج لجواز ان يقول كيف
 انه جائز وانه غير جائز وانه حلال وانه حرام واما الوجوب فلا نعلم
 يحكمه المكلف للتقيد بل هذا الواحد كيف يحكم بالحج لجواز ان يقول غلط
 في ذلك يقول فلان وفي ذلك يقول فلان وفي ذلك الوقت يقول فلان
 في ذلك الوقت يقول فلان فاصل انه صار المكلف في جميع الاحكام
 الالهية غير مكلف سوى الحكم المجمع عليه من جميع الامة و لم
 يوجد المجمع عليه بتلك الصفة الا قليلا غاية القلة حتى ارتفع
 العمل بآه جماع ايضا لانه مختلف فيه انكره الرافضة وغيرهم
 كما في الاصول والقياس ايضا فانه مختلف فيها انكره الظاهرية
 والرافضة وغيرهم كما في الاصول والحديث ايضا فان في
 مشروط بعض العلماء بان روى اربعة عن اربعة في كل طبقة كما في شرح
 مسلم للنووي وايضا بقي المظالم بل انصاف في العالم على الوجود والتوحيد
 والبعث والارسال ووجوب تقليد المذهب الواحد حسب مقتضى الحال ان
 اهل انصاف كوكيلين باب اول اور باب ثانی ہے مناسب ہے
 باب اول وکیل من التزم مذہب معين ہے

جانا چاہی کہ تقلید شرع میں منع ہوتا غیر مجتہد کا مجتہد عادل کے اور نہ تعریف
 تقلید کی تین قید پر مشتمل ہے **قید اول** یہ کہ ہونا باع غیر مجتہد اور قید ثانی
 یہ کہ ہونا باع مجتہد غیر مجتہد اور قید ثالث یہ ہے کہ ہونا باع عدل اور
 بیان ان تینوں مسئلہ کا مدار الحق میں ہو بل کر کے بیان کیا گیا اور یہ تقلید و جسم
 فرض واجب جیسا کہ قرات و فرض و نماز واجب اور فرض وہ شئی ہے کہ ثابت
 ہو دلیل قطعی سے اور واجب وہ شئی ہے کہ ثابت ہو دلیل غلطی سے پھر کیا کہ قرات
 مطلق عام اسی کہ سورہ فاتحہ ہوا غیر ہوا فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے
 قرآن کا قراؤما یتسر من القرآن اور قراۃ سورہ فاتحہ کی واجب ہے کیونکہ وہ ثابت
 ہے دلیل غلطی سے قال علیہ السلام من صلی صلوۃ لم یقرء فیہا بام القرآن فہی
 خداج فہی خداج فہی خداج غیر نام رواہ الامام مالک و الامام محمد
 مسلم و الترمذی والنسائی وغیرہم اس طرح تقلید مطلق نام ہی کہتے
 معین ہوا یا غیر معین فرض ہے کیونکہ وہ ثابت ہے دلیل قطعی سے قولہ تعالیٰ فاسئلوا
 اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور تقلید معین واجب ہے کیونکہ وہ ثابت ہے
 دلیل غلطی سے قال علیہ السلام من نولی من اهل المسلمین شیئا واستعمل علیہم
 رجلا و هو لعلہم ان فیہم من ہوا ولی واعلم بکتاب اللہ وسنتہ رسول
 اللہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین رواہ الطبرانی ومثلہ
 فی الہدایۃ فی کتاب القضاء پس یہ حدیث وال ہے اس پر کہ تقلید مذہب مجتہد
 افضل اور اولیٰ کی واجب ہے لہذا مقلد کو جبکہ معلوم ہے کہ فلان امام افضل ائمہ مجتہدین
 ہوا فکرا مذہب غیر کا اور عمل کرنا مذہب غیر پر منکر ہے اتفاق علماء کی جب کہ کہا امام

کہ اہم غزالی شافعی للذہب
 نے اہل العلم کی کتاب
 الامم الحروف والافق عن
 المنکوب ثانی کے کہ کن
 ثانی میں مطبع قنداری کے
 ثانی کی صفحہ سزاوی میں
 کہ بین یا کوئی نسخہ عدا
 میں کسی اسطرز کے تحت
 بائیں سے علی غریب
 اور پھر کی کوئی غرض
 میں سے اسطرز کے تحت
 جو معلوم ہو کہ غلط ہے
 ۸
 امام افضل شافعی
 امام احمد بن حنبل
 امام ابو حنیفہ
 امام مالک بن انس
 امام شافعی
 امام غزالی
 امام ابن کثیر
 امام ابن قیم
 امام ابن حجر
 امام ابن عساکر
 امام ابن کثیر
 امام ابن قیم
 امام ابن حجر
 امام ابن عساکر

غزالی کی کہ اہم مجتہدین اور ائمہ شافعیہ اہل اصول سے بجا حیا العلوم میں لہ نہی
 احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ وہاں
 ان الذی اادی اجتہادہ فی التقليد الی شخص برہما فضل العلماء ان لہ
 ان یاخذہم ہب غیرہ فی تنقید من لہ ہب طیبہا عندہ بل علی کل
 مقلد اتباع مقلد فی کل تفصیل فان مخالفتہ لمقلد کل تفصیل
 متفق علی ہو کہ منہ کہ ابن المحصلین انتہی لہذا بل سنت وجماعت ہوتے ہیں
 اربعہ کے مذہب کے پیروی میں جو کسی جیسے کہ کہا تھا وہی شرح درمحا کی کتاب الذی میں
 قال بعض المقسمین ان ہذا الفرقة الناجية المسماة باہل السنة والجمعة
 اجتمعت الیوم فی المذاہب اربعة وہم الحنفیون ولہا الکیون والشافعیون
 الحنبلیون ومن کان خارجا عن ہذا المذاہب اربعة فی ذلک الزمان
 فہو من اہل البدعة والذرائع الیکین مختلف ہو کہ ابام ابو حنیفہ افضل ہے
 تاکہ یا شافعی یا احمد بن حنبل یا بعض نے امام ابو حنیفہ کو افضل جان کر مذہب شافعی کو اختیار
 کیا اور بعض نے امام مالک کو افضل جان کر مذہب مالکی کو اختیار کیا اور بعض نے امام شافعی کو افضل
 مذہب شافعی کو اختیار کیا اور بعض نے امام احمد کو افضل جان کر مذہب حنبلی کو اختیار کیا اور بعض

باب ثانی نقول علماء میں التزم مذہب معین پر
 تبا اہم غزالی حجة الاسلام شافعی فی اہل العلم کی کتاب الامم بالمعروف
 والنہی عن المنکر میں باب ثانی کے کہ کن ثانی میں مطبع قنداری کے نسخہ میں
 لہ نہی ہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد
 غیرہ وہاں ان الذی اادی اجتہادہ فی التقليد الی شخص برہما افضل العلماء

کونه حقاً و صواباً کمافی الجواهر مشائخنا فالوامد ههنا
صواب بمجمل الخطاء و مذهب غیر باطل بمجمل الصواب کمافی المصنفی انفا
کتاب علامه علی قاری فی اوسر ساله من جو مولف ہے جواب ساله
امام الحرمین من فلذا قالوا یبغی ان یعقد کل مقلد امام من الامم
ان امامه مصیب حیز محطی فی الجملة بناء علی المجتهد فی خطی
و قد یصیب هو المعتمد علیه جمیع العلماء انتهى قال علیه
السلام اذ احکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران و اذ احکم فاجتهد
فانخطا فله اجر منفق علیه و قال کمای النووی فی شرح مسلم
فی کتاب الکفایة تحت ذلك الحدیث قال العلماء اجماع المسلمون
على ان ذلك الحدیث فی حاکم عالم احل للمحكم ان اصاب
فله اجران اجرا اجتهدا و اجرا بصابته و ان اخطا فله
اجرا اجتهدا و انتهى و قال فی الکشف شرح الزدوی فی
بحث تصویب المجتهدین و تخطیبتهم قبیل بحث تخصیص
العلل و الدلیل المعتمد فی هذه المسئلة اجماع الصحابة و
الائمة عامة فافهم طلقوا الخطاء فی الاجتهاد کثیرا و شاع و
نکرو لم ینکر بعضهم علی بعض فی التخطیة فكان ذلك منهم
اجماعا علی ان الحق من اقولهم لیس له و لول انتمی و قال
الحاجب اما لکی فی مختصر الاصول فی مناسک الاجتهاد
فالمختار انه محطی غیر انتمی انه لو کان کل مجتهد مصیب

[illegible]

لا اجتماع النقيضين لأن استمرار قطعه مشروط ببقاء ظنه
لاجماع على أنه لو ظن غيري وجب لي جمع فيكون ظانا عالميا
بشيء واحد وأيضا أطلق الصوابية الخطأ في الاجتهاد وتكررها
شاع ولم ينكر انتهي وقال القاضي عصدا الدين في شرح
مختصر الأصول ولنا أيضا لو كان كل مجتهد مصيبا لزم
اجتماع النقيضين لأن استمرار قطعه مشروط ببقاء
ظنه لاجماع على أنه لو ظن خيري وجب عليه الرجوع عنه
إلى ذلك الغير فيكون عالما بما دام ظانا له فيكون عالما
بظانا بشي واحد في زمان واحد وهما نقيضان ولنا أيضا
أن الصوابية أطلقوا الخطأ في الاجتهاد كثيرا وشاع وتكررها
ولم ينكر فكان ذلك جمعا انتهي وقال الفتاوى في شرح
العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم انصاف الفعل بالحق
وإلا باحترام الصحة والفساد والوجوب وعدم الوجوب
انتهي بحق لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين
في العمل والاعتقاد لأنه إذا اجتهد المجتهدان فقال
أحد هما أن ذلك الفعل حلال وقال الآخر محرمة أو
قال أحدهما أن ذلك الفعل واجب وقال الآخر بوجوب
تركه أو قال أحدهما أن ذلك العمل صحيح وقال الآخر خطأ
فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين

لا اجتماع النقيضين لان استمرار قطعه مشروط ببقاء ظنه
 لا اجتماع على انه لو ظن غير صحيح فليكون ظانا عالميا
 بشئ واحد ايضا اطلق الصحابة الخطاء في وجهه هاد وتكرمه
 شاع ولم ينكر انتهى وقال القاصي عضد الدين في شرح
 مختصر الاصول ولنا ايضا لو كان كل مجتهد مصيبا لزم
 اجتماع النقيضين لان استمرار قطعه مشروط ببقاء
 ظنه لا اجتماع على انه لو ظن غير صحيح وجب عليه الرجوع عنه
 الى ذلك الغير فيكون عالما مادام ظنا له فيكون عالما
 ظانا بشئ واحد في زمان واحد وهما نقيضان ولنا ايضا
 ان الصحابة اطلقوا الخطاء في وجهه هاد وتكرمه
 ولم ينكر فكان ذلك جملا انتهى وقال الفتاوى في شرح
 العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم اتصاف الفعل بالحق
 ولا باطلا او الصحة والفساد او الوجوب وعدم الوجوب
 انتهى يعني لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين
 في العمل والاعتقاد لانه اذا اجتهد المجتهدان فقال
 احدهما ان ذلك الفعل حلال وقال الاخر بحرمة او
 قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الاخر بوجوب
 تركه او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الاخر مفسدا
 فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين

فی العلم والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 کان الامر كذلك من ان المجتهد قد مخطئ وقد يصيب
 وجب علی کل مقلدان یختار تقلید مذہب الامام ^{فصل}
 لا یقع فی کثیر الخطاء عمدا فلذا قال خلق کثیر من العلماء
 الامام بفرضیة تقلید الامام علم کما هو مدلول
 الحدیث المذكور فی الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعیة والامام احمد بن حنبل والطائفة الکثیرة
 من الفقهاء والیاقون بوجوبه فصار مسئلة وجوب تقلید
 للمذہب المعین متفقاً علیها

کتابی نے شرح تنقیح مبدا اول کے صفحہ ۳۲ میں جب کہ عنقریب
 عبارت اوکی بعینہا بھی دی گئی قال الاثمة الشافعیة ان تقلید
 الامام علم واجب انتہی ای فرض لان الوجوب
 عندهم لمعنی الفرض
 کتابنا اصول کے بحث تقلید میں جب کہ عنقریب عبارت
 اون کی بعینہا بھی آئے گی قال احمد وطائفة من
 الفقهاء ان تقلید الامام فضل متعین انتہی
 ای فرض لانهم قالوا بعد وجواز تقلید المفضل
 کتابنا شرح منہاج الاصول کے آخر میں جب کہ عنقریب
 عبارت اوکی بھی آئے گی قال قوم وجب الامم بقبول

نوکر و زائد ہو کر
 فی العلم والاعتقاد
 کما هو مدلول
 الحدیث المذكور
 فی الباب الاول
 منهم الاثمة
 الشافعیة والامام
 احمد بن حنبل
 والطائفة الکثیرة
 من الفقهاء
 والیاقون بوجوبه
 فصار مسئلة
 وجوب تقلید
 للمذہب المعین
 متفقاً علیها

فی العلم والاعتقاد وهو باطل باتفاق العقلاء كافة فاذا
 کان الامر كذلك من ان المجتهد قد مخطئ وقد يصيب
 وجب علی کل مقلدان یختار تقلید مذہب الامام ^{فصل}
 لا یقع فی کثیر الخطاء عمدا فلذا قال خلق کثیر من العلماء
 الامام بفرضیة تقلید الامام علم کما هو مدلول
 الحدیث المذكور فی الباب الاول منهم الاثمة
 الشافعیة والامام احمد بن حنبل والطائفة الکثیرة
 من الفقهاء والیاقون بوجوبه فصار مسئلة وجوب تقلید
 للمذہب المعین متفقاً علیها

نسخہ
 ۱۰ اصل کے نسخہ
 ۲۰ نسخہ کے نسخہ
 ۳۰ نسخہ کے نسخہ
 ۴۰ نسخہ کے نسخہ
 ۵۰ نسخہ کے نسخہ
 ۶۰ نسخہ کے نسخہ
 ۷۰ نسخہ کے نسخہ
 ۸۰ نسخہ کے نسخہ
 ۹۰ نسخہ کے نسخہ
 ۱۰۰ نسخہ کے نسخہ

الا علم وهو الاقرب ورجح ابن الخاحب
 جواد تقليد المفضل انتهى اے فرض لانه
 في مقابلة الجمل والاشياء

کہا صاحب بحیرہ النہر نے رسائل زینیہ کے رسالہ
 کبار صفائے کے صفحہ ۲۴۱ میں اما الکبار فقا لولا
 ہی بعد الکفر الزنا واللواطه وشراب
 الخمر وان قل ولم یسکر والحضور مع اهل
 الفسق و محالفہ المسفل حکم
 مقولہ انہ

کہتا شیخ عبدالوہاب شرانی نے میزان
 کبیرے میں اوائل کی فصول میں مطبع مصر کے
 صفحہ ۳۳ میں وکان سیدی علی
 الخواص اذا سألہ عن التقليد بهذا
 معین اہل ان هل هو واجب ام لا
 يقول له وجب عليك التقليد بهذا
 ما دمت لم تصل الى شهود عین
 الشرعیۃ الا ولی خوف من الوقوع
 فی الضلال وعلیہ عمل
 الناس اليوم وانته

۱۰ اصل کے نسخہ
 ۲۰ نسخہ کے نسخہ
 ۳۰ نسخہ کے نسخہ
 ۴۰ نسخہ کے نسخہ
 ۵۰ نسخہ کے نسخہ
 ۶۰ نسخہ کے نسخہ
 ۷۰ نسخہ کے نسخہ
 ۸۰ نسخہ کے نسخہ
 ۹۰ نسخہ کے نسخہ
 ۱۰۰ نسخہ کے نسخہ

۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰

نسخہ
 ۱۰ اصل کے نسخہ
 ۲۰ نسخہ کے نسخہ
 ۳۰ نسخہ کے نسخہ
 ۴۰ نسخہ کے نسخہ
 ۵۰ نسخہ کے نسخہ
 ۶۰ نسخہ کے نسخہ
 ۷۰ نسخہ کے نسخہ
 ۸۰ نسخہ کے نسخہ
 ۹۰ نسخہ کے نسخہ
 ۱۰۰ نسخہ کے نسخہ

لیکن شیخ عبدالوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۴۴ میں وقتاً
 فی ایضاح المیزان وجوب اعتقاد التوحید علی کل مراد
 یصل الی الاشارة علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السمعانی والخرائی وغیرہم وقالو
 لا یکون عیدہم یجب علیکم التقلید بذهب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند الله فی العدول عنه انتہی ولا خصوصاً
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلد من مقلدی ائمہ تہجد علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شہود عین الا ولی انتہی

کہنا شیخ عبدالوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۴۴ میں وقتاً
 فی ایضاح المیزان وجوب اعتقاد التوحید علی کل مراد
 یصل الی الاشارة علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السمعانی والخرائی وغیرہم وقالو
 لا یکون عیدہم یجب علیکم التقلید بذهب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند الله فی العدول عنه انتہی ولا خصوصاً
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلد من مقلدی ائمہ تہجد علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شہود عین الا ولی انتہی

کہنا شیخ عبدالوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۴۴ میں وقتاً
 فی ایضاح المیزان وجوب اعتقاد التوحید علی کل مراد
 یصل الی الاشارة علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السمعانی والخرائی وغیرہم وقالو
 لا یکون عیدہم یجب علیکم التقلید بذهب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند الله فی العدول عنه انتہی ولا خصوصاً
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلد من مقلدی ائمہ تہجد علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شہود عین الا ولی انتہی

لیکن شیخ عبدالوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۴۴ میں وقتاً
 فی ایضاح المیزان وجوب اعتقاد التوحید علی کل مراد
 یصل الی الاشارة علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السمعانی والخرائی وغیرہم وقالو
 لا یکون عیدہم یجب علیکم التقلید بذهب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند الله فی العدول عنه انتہی ولا خصوصاً
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلد من مقلدی ائمہ تہجد علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شہود عین الا ولی انتہی

کہنا شیخ عبدالوہاب شمرانی نے میزان کبریٰ کے صفحہ ۴۴ میں وقتاً
 فی ایضاح المیزان وجوب اعتقاد التوحید علی کل مراد
 یصل الی الاشارة علی العین الا ولی من الشریعة وید
 صرح امام الحرمین وابن السمعانی والخرائی وغیرہم وقالو
 لا یکون عیدہم یجب علیکم التقلید بذهب امامکم الشافعی
 ولا عندکم عند الله فی العدول عنه انتہی ولا خصوصاً
 لا امام الشافعی فی ذلک عند کل من سلم من التعصب
 کل مقلد من مقلدی ائمہ تہجد علیہ اعتقاد ذلک
 فی امامہ ما دام لم یصل الی شہود عین الا ولی انتہی

کتاب عبد الوہاب شریف فی میزان کبری کے اوائل کی وصول میں
مطبع مصر کے صفحہ ۷۱ میں فان قال قائل کیف صم من هو لا
العلماء ان یفتوا الناس بکل مذہب مع کولہم مقدس ومن نشأ
للقدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یکون
احدہم یبلغ مقام الاجتهاد المطلق المنسوب الذی اہل
یخرج صاحبہ عن قواعدا مامہ حق لا کلہم وان افقوا
الناس بہا لم یصح بہ اما محمد فلم یخرجوا عن قولہ ولا
یجمل ان ہو لا العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الا ولی التوقا

کبار میں المحققین زبۃ الحقین امام التفتیان عند المتاخرین خادم حدیث
رسول ہم سلاک سلاک اہل سعاد حفظ الدین نبوی شہید الحق
وہبوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
صفحہ ۲ میں قرار داد صلاحت وید الیقان وکثر زبان تبیین و
تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط وین و دنیا ہم دین صورت بود و
المختار و فیہ الخیر انستھی

کتابہم عبد الحق بہدوی شریف کو کہ صفحہ ۲ میں خانہ دین انجیل است ہم کر کہ
ازین امامی رسالت دین و تالیف تہذیب و ہدایہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت
و کا خانہ علی ان ضبط و ربط وین و دنیا ہم دین صورت بود و
و اختیار و دین تہذیب و ہدایہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت
و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت

کتاب عبد الوہاب شریف فی میزان کبری کے اوائل کی وصول میں
مطبع مصر کے صفحہ ۷۱ میں فان قال قائل کیف صم من هو لا
العلماء ان یفتوا الناس بکل مذہب مع کولہم مقدس ومن نشأ
للقدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یکون
احدہم یبلغ مقام الاجتهاد المطلق المنسوب الذی اہل
یخرج صاحبہ عن قواعدا مامہ حق لا کلہم وان افقوا
الناس بہا لم یصح بہ اما محمد فلم یخرجوا عن قولہ ولا
یجمل ان ہو لا العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الا ولی التوقا
کبار میں المحققین زبۃ الحقین امام التفتیان عند المتاخرین خادم حدیث
رسول ہم سلاک سلاک اہل سعاد حفظ الدین نبوی شہید الحق
وہبوی نے اپنی کتاب صراط المستقیم کے اوائل میں مطبع کلکتہ کے
صفحہ ۲ میں قرار داد صلاحت وید الیقان وکثر زبان تبیین و
تخصیص مذہبیت و ضبط و ربط وین و دنیا ہم دین صورت بود و
المختار و فیہ الخیر انستھی
کتابہم عبد الحق بہدوی شریف کو کہ صفحہ ۲ میں خانہ دین انجیل است ہم کر کہ
ازین امامی رسالت دین و تالیف تہذیب و ہدایہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت
و کا خانہ علی ان ضبط و ربط وین و دنیا ہم دین صورت بود و
و اختیار و دین تہذیب و ہدایہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت
و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت و ہدیہ و کثرت

کتاب عبد الوہاب شریف فی میزان کبری کے اوائل کی وصول میں
مطبع مصر کے صفحہ ۷۱ میں فان قال قائل کیف صم من هو لا
العلماء ان یفتوا الناس بکل مذہب مع کولہم مقدس ومن نشأ
للقدان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یجمل ان یکون
احدہم یبلغ مقام الاجتهاد المطلق المنسوب الذی اہل
یخرج صاحبہ عن قواعدا مامہ حق لا کلہم وان افقوا
الناس بہا لم یصح بہ اما محمد فلم یخرجوا عن قولہ ولا
یجمل ان ہو لا العلماء اطعمہم اللہ علی عین الشریعۃ الا ولی التوقا

ممکن و لم یکن له فاذا لم یکن فالضرورة ان یتیم الحدیث
 بالجماع کما فی اباحۃ لحم الخنزیر عند ضرورة المجمعۃ
 کتاب حموی نے شرح اشباہ کی کتاب التقریر میں مطبع دہلی کے
 صفحہ ۳۷ میں وفي الفتح قالوا ان المنقل من مذهب
 الی مذهب باجتهاد و برہان اثر لیستوجب
 التقریر فیما اجتہاد و برہان اولی انتہ
 کتاب علامہ طحاوی نے شرح الدر المنار کے کتاب التقریر میں
 مطبع مصر کے صفحہ ۱۷۷ میں ولا نضاف ما قالہ الکمال
 قالوا ان المنقل من مذهب الی مذهب باجتهاد
 و برہان اثر لیستوجب التقریر فیما
 اجتہاد و برہان اولی انتہ
 کتاب علامہ طحاوی نے شرح مذکور کے باب الرد میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۸۲ میں قلت الذی یجب التویل علیہ
 ما نصہ اهل المذهب فان اتباعنا للمذهب واجب انتہی
 کتاب علامہ شامی نے شرح در المنار کے کتاب التقریر میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۱۹۱ میں فان العلماء حاسا هم الله ان زید و
 الحسن دراء بمذهب الشافعی و غیرہ بل یطلقون تلك
 العبارات للزجر و المنع من الا نقول المذهب الی مذهب
 خوفا من التلاع بمذهب الجنودین و یدل علی

ممکن و لم یکن له فاذا لم یکن فالضرورة ان یتیم الحدیث
 بالجماع کما فی اباحۃ لحم الخنزیر عند ضرورة المجمعۃ
 کتاب حموی نے شرح اشباہ کی کتاب التقریر میں مطبع دہلی کے
 صفحہ ۳۷ میں وفي الفتح قالوا ان المنقل من مذهب
 الی مذهب باجتهاد و برہان اثر لیستوجب
 التقریر فیما اجتہاد و برہان اولی انتہ
 کتاب علامہ طحاوی نے شرح الدر المنار کے کتاب التقریر میں
 مطبع مصر کے صفحہ ۱۷۷ میں ولا نضاف ما قالہ الکمال
 قالوا ان المنقل من مذهب الی مذهب باجتهاد
 و برہان اثر لیستوجب التقریر فیما
 اجتہاد و برہان اولی انتہ
 کتاب علامہ طحاوی نے شرح مذکور کے باب الرد میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۸۲ میں قلت الذی یجب التویل علیہ
 ما نصہ اهل المذهب فان اتباعنا للمذهب واجب انتہی
 کتاب علامہ شامی نے شرح در المنار کے کتاب التقریر میں مطبع
 مصر کے صفحہ ۱۹۱ میں فان العلماء حاسا هم الله ان زید و
 الحسن دراء بمذهب الشافعی و غیرہ بل یطلقون تلك
 العبارات للزجر و المنع من الا نقول المذهب الی مذهب
 خوفا من التلاع بمذهب الجنودین و یدل علی

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب القضاء میں مطبع مصر کے صفحہ ۲۰۲ میں و هذا كله اذا كان المفتي بان

ذلك ما في القنينة داهن البعض كتب المذهب ليس
للعالم ان تحول من مذهب الى مذهب وليستوي
فيه الشافعي والحنفي انتهى

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب القضاء میں مطبع مصر
کے صفحہ ۲۰۲ میں و هذا كله اذا كان المفتي بان
مجتهدين واختلفا في حكمه ومنه يقال في المقلدين
فيما لم يصروا في الكتب بتوجيه واعتماد او اختلفوا
في توجيهه والا قالوا جب الامن اتباع ما اتفقوا على
توجيهه او كان ظاهر الرواية او قول الامام
او نحو ذلك من مقتضيات الترجيح انتهى
ذکر نامہ اول الکتاب انتهى

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر
کے صفحہ ۶۸ میں قلت الذي يجب التحويل عليه ما نضده
اهل المذهب فان اتباعه واجب انتهى

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر
کے صفحہ ۶۸ میں ذکر العلامة فوف ۱۲ فندی ان
اعتبار رأي المقتدى في الجواز وعدمه متفق
عليه ايضا الخلاف المارفي اعتبار رأي الامام
ايضا فالحنفي اذا راي في ثوب الامام مطلقا

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب القضاء میں مطبع مصر کے صفحہ ۲۰۲ میں و هذا كله اذا كان المفتي بان
مجتهدين واختلفا في حكمه ومنه يقال في المقلدين
فيما لم يصروا في الكتب بتوجيه واعتماد او اختلفوا
في توجيهه والا قالوا جب الامن اتباع ما اتفقوا على
توجيهه او كان ظاهر الرواية او قول الامام
او نحو ذلك من مقتضيات الترجيح انتهى
ذکر نامہ اول الکتاب انتهى
کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر کے صفحہ ۶۸ میں قلت الذي يجب التحويل عليه ما نضده
اهل المذهب فان اتباعه واجب انتهى
کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر کے صفحہ ۶۸ میں ذکر العلامة فوف ۱۲ فندی ان
اعتبار رأي المقتدى في الجواز وعدمه متفق
عليه ايضا الخلاف المارفي اعتبار رأي الامام
ايضا فالحنفي اذا راي في ثوب الامام مطلقا

کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر کے صفحہ ۶۸ میں قلت الذي يجب التحويل عليه ما نضده
اهل المذهب فان اتباعه واجب انتهى
کتاب علامہ شامی نے شرح مذکور کے باب التزمن میں مطبع مصر کے صفحہ ۶۸ میں ذکر العلامة فوف ۱۲ فندی ان
اعتبار رأي المقتدى في الجواز وعدمه متفق
عليه ايضا الخلاف المارفي اعتبار رأي الامام
ايضا فالحنفي اذا راي في ثوب الامام مطلقا

کتاب شیخ عبدالوہاب شرانی نے میزان کبریت کے فصل ماوردی رقم الری
 بن مطیع مصر کے صفحہ ۴۶ میں ونقل کمال الدین ابن الہمام
 عن اصحاب ابی حنیفة کا بی بوسف ومحمد وزفر و
 الحسن انہم کانوا یقولون ما قلنا فی مسئلة فولاہ
 وهو دوا یتنا عن ابی حنیفة واقسموا علی ذلک
 ایمانا سغلظة انتہی فہو لاء الا ثمة الکبار
 المجتہدون فی المذہب من خیر القرون لم یروا
 الخروج عن مذہب صاحب المذہب والترمذی
 مذہب امامہم مع انہم یجتہدون فی مذہبہ فی
 ذلک الزمان زمان خیر القرون فکیف یجوز عدم التزام
 من ہود وینہم فی ذلک الزمان الفاسد یوما فیومیکم
 الاحادیث المرویة فکفی التزام ہو لاء الا ثمة
 الکبار من خیر القرون بمذہب امامہم فی
 ذلک الزمان دلیل وجہ سند وقوة فی ذلک
 الباب فی ذلک الزمان عند اہل الحق
 کتاب شامی نے جلد اول کے صفحہ ۴۶ میں وفيہ من التوشیح ان
 یرحم عنہ المجتہد لا یجوز الاخذ بہ فاذا کان الامر کذلک
 فما قالہ اصحابہ فخالقین فیہ لیس مذہبہ فحیث
 صارت اقوالہم مذاہب ہم مع انا التزمنا تقلید

کتاب شیخ عبدالوہاب شرانی نے میزان کبریت کے فصل ماوردی رقم الری
 بن مطیع مصر کے صفحہ ۴۶ میں ونقل کمال الدین ابن الہمام
 عن اصحاب ابی حنیفة کا بی بوسف ومحمد وزفر و
 الحسن انہم کانوا یقولون ما قلنا فی مسئلة فولاہ
 وهو دوا یتنا عن ابی حنیفة واقسموا علی ذلک
 ایمانا سغلظة انتہی فہو لاء الا ثمة الکبار
 المجتہدون فی المذہب من خیر القرون لم یروا
 الخروج عن مذہب صاحب المذہب والترمذی
 مذہب امامہم مع انہم یجتہدون فی مذہبہ فی
 ذلک الزمان زمان خیر القرون فکیف یجوز عدم التزام
 من ہود وینہم فی ذلک الزمان الفاسد یوما فیومیکم
 الاحادیث المرویة فکفی التزام ہو لاء الا ثمة
 الکبار من خیر القرون بمذہب امامہم فی
 ذلک الزمان دلیل وجہ سند وقوة فی ذلک
 الباب فی ذلک الزمان عند اہل الحق
 کتاب شامی نے جلد اول کے صفحہ ۴۶ میں وفيہ من التوشیح ان
 یرحم عنہ المجتہد لا یجوز الاخذ بہ فاذا کان الامر کذلک
 فما قالہ اصحابہ فخالقین فیہ لیس مذہبہ فحیث
 صارت اقوالہم مذاہب ہم مع انا التزمنا تقلید

مذکورہ کتاب کے کتب خانہ
 کتاب شامی نے جلد اول کے صفحہ ۴۶ میں وفيہ من التوشیح ان
 یرحم عنہ المجتہد لا یجوز الاخذ بہ فاذا کان الامر کذلک
 فما قالہ اصحابہ فخالقین فیہ لیس مذہبہ فحیث
 صارت اقوالہم مذاہب ہم مع انا التزمنا تقلید

کتاب شامی نے جلد اول کے صفحہ ۴۶ میں وفيہ من التوشیح ان
 یرحم عنہ المجتہد لا یجوز الاخذ بہ فاذا کان الامر کذلک
 فما قالہ اصحابہ فخالقین فیہ لیس مذہبہ فحیث
 صارت اقوالہم مذاہب ہم مع انا التزمنا تقلید

مذهبه دون مذهب غيره ولذا نقول مذهب
حنفي لا يوسفي ونحوه قلت قد يجاب بان الامام لم
لا مصحابه بان ياخذوا من اقواله مما يتجه لهم
منها على الدليل صار ما قالوه قولاً لا بدناء على
قواعده التي اسسها لهم ولم يكن مرجوعاً عنه من كل
وجه فيكون مذهباً ايضاً انتهى فلذلك تصريح بان
مذهب العلماء الحنيفة التزام المذهب الحنفي والمذهب
حنفي عبارة عن مذهب طلب المذهب واصحابه المجتهدون
في مذهبه قال الشافعي في شرح الدر المختار في باب الجبس
كتاب القضاء قوله قضو في بحث هدفه بنحو ان يايه
اي مذهبه يحكمه وان كما لا ينفذ مطلقاً اي اصل المذهب
كالحنفي اذا حكم على مذهب الشافعي ونحوه او
بالعكس واما اذا حكم الحنفي مذهباً ياي يوسفي
او حمداً ونحوهما من اصحاب الامام فليس حكماً بخلاف
رايه درراي لان اصحاب الامام ما قالوا بيقول
الا وقد قال به كما اوضحت ذلك في شرح
منظومتي في رسم المفااتي انتهى

۲۲

العصر اذا صار ظل كل شيء مثليه وانه مذهب
ابن حنيفة رحمه الله تعالى وصحة المشايخ واختاروا
فوجب على مقلد ابن حنيفة رحمه الله تعالى العمل
ولا يجوز له العمل بقوله غيره انتهى
تأيا صاحب بحر الرائق في ساله المذكوره من مطبع مكلته كصفحه
٤٧ من قال الشيخ ابن الهمام في شرح الهداية فظهر
بهذه ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل
على مقلديه واجب ولا فناء لغيره لا يجوز لهم انتهى

۲۲

[illegible]

شاہ صاحب ابن شکر الترمذی مذهب مسین بر حوام
 یمنے بر غیر مجتہدان واجب لازم است
 کتاب شیخ احمد استاد بادشاہ عالمگیر نے تفسیر احمدی من مطبع
 کلکتہ کے صفحہ ۲۵ میں اذالہ الترمذی مذہب واجب علیہ
 ان بدو و علی مذہب الترمذی ولا ینقل الی مذہب آخری
 کتاب العلوم فی شرح تخریر الاصول میں و کذا لا ینقل
 للعالمی من مذہب الی مذہب لا یجوز فی زماننا الفہم والحیاتیۃ
 کتابہ الکرم فی ملل النعمان میں کہ ان علماء الفریقین
 لم یجوز وان یاخذ العالمی العنفی الا بمذہب الیخنیفۃ
 والعالمی الشیعوی الا بمذہب الشافعی انتہی
 بادشاہ ولی السلاطین ابن کتب انصاف میں کہ سبب جو تفسیر
 مذهب مسین کے درجہ اولیٰ فالتمذہب الیخنیفۃ سرالہامہ اللہ
 تعالیٰ للعلاء وجمعہم علیہ من حیث شیعوں اوکے شیعوں
 کتاب علامہ قسطلانی نے جامع الرواس کے کتاب القضاء میں مطبع دہلی کے
 صفحہ ۶۶۱ میں قال ابو بکر الرازی لو قضی الخلاف مذہبہ مع
 العلم لم یخیز فی قولہ جمیعاً انتہی و ذل فی الحما دیۃ فی
 کتاب القضاء ومن الخاوی ولو قضی الخلاف مذہبہ مع
 العلم لم یجوز قضاء وہ فی فہم انتہی فذلک محمول علی
 القاضی لادبہ لا کاندروی عن ابی حسیفہ روایان

[illegible]

فی قضاء القاضی المجتهد بخلاف مذهبه لکان معفی
روایۃ الحاوی والرازی هو معفی ۱۰ ایۃ الشربلا لای الاپی
کبار محمد بن کتاب القضاء کے اب الجس من مطبع دہلی
کے صفحہ ۱۰۰ میں وفی شرح الوهبانیۃ للشربلا لای
قضو من لیس بمجتهد کحقیقۃ زماننا بخلاف مذهبہ
عمد لا ینفذ اتفاقا انتہوا فما ہو مذکور فی الکتب
من ان حکم القاضی لا ینقض ما لم یخالف لقاطم
من الکتا والنسۃ والاجماع فهو مختص بالقاضی المجتہد
کما هو مصرح فی الکتب الاصولیۃ والفروعیۃ
کبار محمد بن کتاب القضاء من مطبع دہلی کے صفحہ ۹۳
میں ویأخذ القاضی کالمفتی بقول ابی حنیفۃ علی
الاطلاق ثم یقول ابی یوسف ثم یقول محمد ثم
بقول زفر والحسن وهو الاصح وهو فی الحاوی اعتبارا
قبح المدرک ولاول اضبط فلا یخیر الا اذا
کان مجتہدا بل المقلد متخالف متعمد مذهبہ
لا ینفذ حکمہ ویفیض وهو المختار للفتوی
کما بسطہ المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فی فتاویہ وغیرہ
کبار علامہ شامی نے شرح الذمختار میں جلد الرابع کے
صفحہ ۳۰ میں قولہ فی الحاوی ای الحاوی القدسی

[illegible]

این کتاب در بیان احوال و سیرت حضرت علی علیه السلام است که از کتب معتبره است و در این کتاب
چهارصد و بیست و یک باب است و هر باب در بیان یکی از صفات او است که در این کتاب مذکور است

قوله ولا اول اضبط لان ما في المحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واستنباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المقيّد بخلاف الاول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزئ
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة الترتيب
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة المدرك وبهذا رجع القول لا الى
 التي في المحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما هي

قوله ولا اول اضبط لان ما في المحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واستنباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المقيّد بخلاف الاول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزئ
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة الترتيب
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة المدرك وبهذا رجع القول لا الى
 التي في المحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما هي

قوله ولا اول اضبط لان ما في المحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واستنباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المقيّد بخلاف الاول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزئ
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة الترتيب
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة المدرك وبهذا رجع القول لا الى
 التي في المحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما هي

قوله ولا اول اضبط لان ما في المحاوي خاص لمن له
 الاطلاع على الكتاب والسنة وصار ملكة
 النظر في الادلة واستنباط الاحكام منها و
 ذلك هو المجتهد المطلق او المقيّد بخلاف الاول
 فانه يمكن لمن هو دون ذلك قوله ولا يجزئ
 الا اذا كان مجتهدا اي لا يجوز له مخالفة الترتيب
 المذكور الا اذا كان له ملكة يقدر بها على
 الاطلاع على قوة المدرك وبهذا رجع القول لا الى
 التي في المحاوي القدسي من ان العبرة في المفتي
 المجتهد لقوة المدرك انما هي

ما لا اعتبار لقول المدرك فان قلت كيف جاز
 للمشيخ الاختار بغير قول الامام مع انهم مقلدون
 له قلت قد اشكل على ذلك مدة طويلة ولم ارا عنه
 جوا بالا ما فهمته الان من كلامهم وهو انهم
 نقلوا عن اصحابنا انه لا يحل لاحد ان يفوق قولنا
 حتى يعلم انه من ابن قلنا فاقول ان هذا الشرط كان
 في زمانهم اما في زماننا فيحل لا فتاء بقول الامام
 بل يجزي ان لم نعلم من قال فعلى هذا فما صححه في
 الحاوي القدسي مبنى على هذا الشرط قوله اعلو ان كل
 موضع قالوا الراي فيه للقاضي فالمراد قاضيه
 ملكه الاجتهاد لان المقد يتعين عليه
 اتباع معتد المذهب انتهى
 كتاب القضاة من كتاب القضاء في فصل البس من
 مطبع دبل کے صفحہ ۱۰۵ میں قصص فی مجتہد فیہ
 بخلاف رایہ ای مذہبہ مجمع وابن کمال
 لا ینفذ مطلقا ناسیا او عامدا عندہما و
 الا ثمة الثلثہ وبہ یفتی مجمع ووقایہ وملتقى النہج
 کتاب علامہ شامی فی اور مخطوطی فی شرح مذکور کی کتاب
 القضاء میں شامی کی جلد الرابع کے صفحہ ۳۳ میں

۲۷
 اگر کسی نے کہا کہ اگر امام کا قول ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر امام کا قول صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن اگر امام کا قول غلط ہے تو اس پر عمل کرنا واجب نہیں ہے بل اس کو رد کرنا واجب ہے۔
 اگر کسی نے کہا کہ اگر امام کا قول ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر امام کا قول صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن اگر امام کا قول غلط ہے تو اس پر عمل کرنا واجب نہیں ہے بل اس کو رد کرنا واجب ہے۔
 اگر کسی نے کہا کہ اگر امام کا قول ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر امام کا قول صحیح ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن اگر امام کا قول غلط ہے تو اس پر عمل کرنا واجب نہیں ہے بل اس کو رد کرنا واجب ہے۔

شامی فی القضاة ج ۱ ص ۱۰۵
 کتاب القضاة ج ۱ ص ۱۰۵
 کتاب القضاة ج ۱ ص ۱۰۵

[illegible]

شیخ الاسلام زائدین کا بیان ہے کہ غازی
 مقدس خالق پروردگار میں
 کے تئیں تو کلام الہی میں
 تو یہ ہے کہ عید کے بعد اس کا نصف
 دفعہ لے کر اس کا نصف
 کا کلام حق خالق پروردگار کے
 تئیں جو کلام الہی پروردگار کے
 ہیں جو کلام الہی پروردگار کے
 کو کافی مقدس خالق پروردگار کے
 تئیں جو کلام الہی پروردگار کے
 اور اس کے تئیں جو کلام الہی پروردگار کے

[illegible][illegible]

الضاد والظاد
على أن الضاد
فقط ليس
كالمضاد
بما لا يلفظ
الصلوة وإن لم
يكن كلف قد
لهم أن يكون
أن الفضل بين
أن الضاد والظاد
والوجه الثاني

تسک ثانی یہ ہے کہ اہل اصول اپنی کتب اصول میں بیان کرتے ہیں
لا یوجہ المقدما عمل بہ اتفاقا وھل یقلد غیرہ فی غیرہ
اطعتار الجواز لھما علم من استفتا ثم مرة واحدا
واخر غیرہ بلا تکرار انتھی جواب کا یہ ہے کہ یہ غیر قسم
میں ہے نہ قسم میں آوریں جواب اسکا بسینہ جواب روایت نادر
واو کا ہے بلانفادت پس یہ سید ہی ہمارے ہوئی نہ مخالف کا بغض
تسک ثالث یہ ہے کہ کتب اصول میں مذکور ہے لو انزلہ احد
مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفہ او غیرہ فھل یلزم
الا ستمار علیہ فقیل نعم و قبل لا اذ لا واجب لا ما اذا

التَّضَادُّ وَالظَّاهِرُ عَيْنُ فَرْقٍ
 بَيْنَهُمَا عَلَى الْفَضْلِ بَيْنَ
 الْمُسْتَوْدَعِ وَالْمُسْتَوْدَعِ
 عَلَى كَيْفِ الْوَجْهِ لِلتَّضَادِّ
 أَنَّ التَّضَادَّ يَنْبَغِي لَفْظُهُمَا بِفَرْقٍ
 وَالْظَّاهِرُ لَا يَنْبَغِي لَفْظُهُمَا بِفَرْقٍ
 وَهُوَ الْأَمْرُ بِفَرْقٍ
 ٢٠
 الْمَخْتَصِفِينَ لَكُنْ
 لَفْظُهُمَا وَاحِدًا وَلَمْ يَخْتَلَفَا
 فِي الْمَعْنَى وَالْوَجْهُ
 أَنَّ الْأَمْرَ بِفَرْقٍ الْأَمْرَ
 قَالَ فِي التَّفْسِيرِ الْعَكْبَرِيِّ
 الْقَقْبِيَّةِ مِنْ سَوَاعِجِ الْفَتَاخَةِ
 بِحَقِّ الْأَنْشَاءِ بِالنَّظَرِ
 بِطَلِّ الصَّلَاةِ

فبعضهم يفتي
الصلاة على الميت
وبعضهم لا

من مخطوطات
مكتبة
مجلس

مجلس العلماء
بجامعة القاهرة

عضم
اضم
دا

فجره
عنه
ذلا

ملک لکھنؤ

وہیں
الکاف

من فو خلا
مؤلفه
الثنائي

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ کو ولم یوجب علی احد ان یتخذ ھب مذهباً احد
من الائمہ وقیل ہو کمین لم یلتزم استھٰی جواب اسکایہ ہے کہ یہ
اختلاف اس وجہ اور لزوم میں ہے کہ بعضی فرض کے لئے وجہ
اسطلاحی بن کما صرح بہ بحر العلوم عبد العلی فی شرح مسلم
الثبوت ولو التزم احد مذھباً محیناً ای عہد نفسہ
انہ علی ھذا المذھب کمذھباً یحییۃ او غیرہ فقل
یلزمہ الا ستمرار علیہ فقیل نعم یجب الاستمرار علیہ و
یحرم الانتقال من مذھب الی مذھب وقیل لا یجب
الاستمرار و یجوز الانتقال و ھذا ھو الحق استھٰی بس قول بحر العلوم
فقیل نعم یجب الاستمرار ویحرم الانتقال تبیین ہے
اس امر کی کہ وجوب بیان بعضی فرض کے لئے بعضی وجہ اسطلاحی
کیونکہ حرمت نفس فرض کی ہے نہ ضد وجوب اسطلاحی کی اور یہی
کچھ کہتے ہیں کہ وجوب بیان بعضی فرض کے لئے کیونکہ بہر بحت کتب
الاصول ضعیفہ اور اذکیہ اور شافعیہ میں مشترک اور موجود ہے اور
وجوب نزدیک اذکیہ اور شافعیہ کے بعضی فرض کے لئے وضیفی
اپنی کتب اصول میں وجوب کو بعضی فرض کے بول جاں کرتے
میں جیسا کہ کہتے ہیں کہ امر للوجوب والخاص واجب
العمل بلکہ کتب فروع میں بھی جیسا کہ الذکوۃ واجبہ وھی
یجب الا فی نصاب حولی فاصل الخ والمجموعہ واجبہ و

دوافض الله
 الباب قال يا قون ان الله تعالى
 قال لوجه الاول ان الله تعالى
 القدران الجليل ان اخذ زلزالا
 وانا ليحاطون فالا فوض على
 ان القدران محض من التوبة و
 النقصان والتبيل واللاين
 النقصان فلما قال في نفسه
 والبارك وعبيها وانا
 فكل من النية فله النقصان
 من جملته انما هو لم يكن انما
 والله من منورنا ايديهم
 الثاني فان من نورنا ايديهم
 من جملته انما هو لم يكن انما

فذكر في المشقة
اليعقوب بن رزين
واصول نهج الله
بليكون العبد
قال في قول القرآن
صل على سيدنا محمد
الثاني بن رسول الله
الخامس بن رسول الله
عبد شمس بن رواد
عليه السلام طلبة العلم كما يحب
علاء الدين

نحوها من غيرهم انضاد
الضد فلهذا لم يأتهم انضاد
فقط بل وجب انضاد
والضد انضاد

انتهى نقول كتبنا قواعد
الانضاد في كتابنا
الانضاد في كتابنا

نحوها من غيرهم انضاد
الضد فلهذا لم يأتهم انضاد
فقط بل وجب انضاد
والضد انضاد

نحوها من غيرهم انضاد
الضد فلهذا لم يأتهم انضاد
فقط بل وجب انضاد
والضد انضاد

نقترح خلط بوي كيوكره مخالف به بنر عليه او متفرع عليه
او اگر ہو تو پھر مع جواز انتقال اور عدم لزوم کما مقابل فرضیت کے
تو یہ تفریع صحیح ہوئی اور مخالف جو با التزام مذہب کو نبوی لہذا
طحاوی نے صدر شرح در مختار میں خوب بحث کی جواز انتقال
اور عدم لزوم میں پھر آ کے جا کر اب مزید میں کہا کہ اتباع مذہب کے
بہر واجب ہے حیث قال قلت الذی یجب التعویل علیہ انضاد
اہل المذہب فان اتباعنا للمذہب واجب انتہی

تسک رابع یہ ہے کہ مذکور ہے عقد جید میں نقل الشیخ عبد الوہاب
الشعرانی عن سماحة عظمتہ من علماء المذہب انہم كانوا
یعملون ویفون بلذہب من غیر التزام مذہب معین
من زمن الصحابة الى زمانہ علی وجہ یقتضی کہ ان
ذلك امر لم یزل العلماء علیہ قديما وحديثا متفقاً
عليه فصاحب سبيل المؤمنين الذی لا یصلح خلافہ
لانتهی بقول هذا مخالف لما صرح به الشعرانی حیث
قال والمیزان الصغری ومثله فی المیزان الکبری اما ان
لم یصل الی شہود عین الشریعة الا ولی وجب علیہ التقیہ
لمذہب احدکما مر تکراراً خوفاً من الوقوع فی الضلال و
علیہ عمل الناس الیوم انتہی ویرید ان اب نعرانی فی جواب کا
دیالوگ میں ان کی حیث قال فان قال قائل کیف جزم

الذاتی والثانی باطل لان صفاة
قلنا ان الثانی باطل لان صفاة
والضاد كما صرح به امام الفاء
فی الضاد كما صرح به امام الفاء
الامام الفاء فی المقفلة للفظ
فی علم الفاء فی حیث قال
والضاد باسطة ومنتہی
والضاد باسطة ومنتہی
والضاد باسطة ومنتہی

۳۵
فانما اذا جاء الاستسقاء
فانما اذا جاء الاستسقاء
فانما اذا جاء الاستسقاء
فانما اذا جاء الاستسقاء

الضاد بین الاستسقاء والضم
الضاد بین الاستسقاء والضم
الضاد بین الاستسقاء والضم
الضاد بین الاستسقاء والضم

انضاد
انضاد
انضاد
انضاد

عما دخل في
الطبيب فيه
في الضاد

والله اعلم
بالحق

ان طائفة الطوائف من اصواتهم
الذي انزلوا

الحال والرفاء
على السنين واللقاء
على عجزكم وأما هذا
كله أراكم في الدنيا
التي هي من الدنيا
والتي هي من الدنيا
والتي هي من الدنيا

کتابخانه عمومی

والدال فاقست
الضاد بالثاب
بعض النظام و
الدال كما نكتب
الضاد

ضعيفة مستعينة في القادة والذوات والاعمال

سعي الإمام في
ذلك الفن
والبيان

وإني أحسن الكرمي ونفس الأئمة الجواهر وسنن الأئمة
السني وفخر الإسلام بن دورى وفخر الدين فاضل خان
امثالهم فانهم لا يقدرون على شئ من المائفة لا فى الأصول
ولا فى الفروع لكنهم يستنبطون الأحكام فى
المسائل التى لا تصرفنا على حسب الأصول والقواعد
الرابعة طبقة أصحاب التحريج من المقلدين كالرازي
وضايفه فانهم لا يقدرون على الاجتهاد الا صلا
لكنهم لا حاطتهم بالأصول وضبطهم بالمأخذ
يقدرون على تفصيل قول مجمل ذى وجهين وحكم
مبهم يحتمل لأمرين منقول عن صاحب المذهب او
أحد من أصحابه برأيهم ونظرهم فى الأصول المتفق
على أمثاله ونظائر من الفروع وما فى الهداية من قوله
كذا فى تحريج الكنى وتحريج الرازى من هذا القبيل
الخامسة طبقة أصحاب الترجيح من المقلدين كإبي الحسن
القدورى وصاحب الهداية أمثالهما وبشأنهم تفصيل
بعض الروايات على بعض قولهم هذا أولى وهذا
أصح رواية وهذا أرفق للناس السادسة طبقة المقلدين
القادرين على التميز بين الأقوى والقوى والضعيف
الظاهر المذهب الرواية النادرة وأصحاب المتن

افظنا في غيرة عنه
والناظم غيرة من
بالسبيل من خلا
من الظاء من الظاء
من الظاء من الظاء
من الظاء من الظاء

[illegible]

بذلك ان القول بانها اصل له والوجه الثاني وهو ان بين الطرفين ان الفصل طرفة فسررت الصلوة وان لم يمكن الصلوة فغير اختلاف بالمشقة بالمسقة لا يستلزم

مثلا اذا اقتصح بجهتي ومذهب غيره اباحة ذلك الشيء وبالعكس فهو ان شاء ما لم الى الجرح فلا يتحقق الحل والحرمة حينئذ وفي ذلك اعدام التكليف بطلان فائدة واستنباط قاعدة وذلك باطل فان قيل البس في هذا الصوابية كان الواحد من الناس مخيرا بين ان ياخذ في الوقع بمذهب الصديق الاكبر وفي بعض اخر بمذهب الفاروق قلنا انها كان كذلك لان اصول الصوابية ثم تكن كافة لعامة القوم ولا شذوية كافة للمسل لا نهم لم يفرغوا الى تفرع التقاليم وتمهيد الاصول والتفاصيل فلا محل للضرورة بل محل للمقتضى اتباع الصديق الاكبر في بعض الوقائع واتباع الفاروق في بعض اخر اما في زماننا فمنا هب الامة الامر بجمعة كافة بضرورة الكل فلا ضرورة الى اتباع امامين انتهى مع ذلك الاجماع غير مسلم من قديمه العلماء على ان المفق بن المجتهد قال الطحاوي والشافعي في شرح الدر المختار قال الشيخ ابن الهمام في فتح القدير وقد استقر رأي الاصوليين على ان المفق هو المجتهد فاما غير المجتهد من حفظ اقول المجتهد بهفت فالواجب عليه اذا سئل ان يذكر قول المجتهد كما هو على وجه الحكاية انتهى وقال الشيخ ابن الهمام في واخر تحرير الاصول لا نفاق على اصل الاستفتاء ممن عرف انه

بذلك ان القول بانها اصل له والوجه الثاني وهو ان بين الطرفين ان الفصل طرفة فسررت الصلوة وان لم يمكن الصلوة فغير اختلاف بالمشقة بالمسقة لا يستلزم اتحاد الصوت من ان يحد كونه باثبات صوت صوتها باثبات كماله الظاهر ان الشافعي عليه ما صح به الشافعي في شرح الدر المختار في بحث ذلك الفاروق في بحث هذا عدم قال وعلى هذا عدم في ذلك لتأسيسه

هو مقتضى علم ما ينافي فيهم من وجهه انما هو مقتضى علم ما ينافي فيهم من وجهه انما هو مقتضى علم ما ينافي فيهم من وجهه

عنونه بالشرار المستحقة ما يجوز ان الفداء الضعيف ثبت بكماله دلالة وهو لا يول ولا متنا على ان يبر الموضوع

التي خرج عما ذهب اليه فقهاء كونه انتهى والكوفة فقيهه سلام
 ودر هجرة المسلمين كما في القاموس ودار العلم ومحل لفضله
 كما في النوى او يكتفى من هم كبريد بن ابراهيم بن عمار بن ابي نوبل
 ساند بن خبيرة في نذيرك بن نذيرك حدك ان نذيرك بن
 شخص بنوئ مع ان ذلك لا يجمع غير مسلم لان الامام احمد
 بن حنبل في ثقة كثير من الفقهاء على وجوب تقليد
 ومنع تقليد المفضول ايضا ثبت ان اصحاب الجنيضة وما كان
 قالوا الا يقول قال شاعره الغزالي الدهلي في صلبستان
 المحدثين قال ابن بشكوان يحيى بن يحيى كان مسجدا للعلما
 متبعه الامم ملك في هيئته الظاهرية من الجلوس والقيام واللباس
 وكان يقول سمع من الامم ملك ولا يرضوا بخلافه الا انهم قد
 يحيى يحيى بن يحيى هو مصنف موطا الامم مالك المشهور في الشرق
 المغرب المروى عنه في الصحيح سنة الستة وقال اصحاب الامم الجنيضة
 الامم ابو يوسف محمد بن الحسن زفر بن الهذيل والحسن بن زياد
 ما قلنا في مسئلة قول الامم هو ايتنا عن الامم الجنيضة تنق
 فخذ حال اصحاب الامم امين الهما من الجنيضة وما لك الكيا
 فما حال من دهم وايضا يدل على بطلان ذلك الاجماع التثنية
 المذكور في كتاب الامم كاختصار الامم لابن الحارث قهر
 الامم لابن الهمام والعصدي شرح مختصر الامم للفق

والخط الداني والحوار بعض صوت الداني والحوار
 عن الوجه الرابع وبطلان الكبير ان اشتباه الضاد
 بالظاء لا يبطل الصلح ان عليه ان المشايخ ينفق
 حاصلة جذر وحينئذ في وجوبان يسقط التكليف
 بالفوز ويبان المشايخ ٢٢
 بالوجه الاول انه من حروف الجاهلية
 من حروف الجاهلية من حروف الجاهلية
 والثاني انها من حروف الجاهلية
 والثالث انها من حروف الجاهلية
 والرابع حروف المطبقة والرابع حروف المطبقة
 ان الظاء وان كان مخارجها
 من بين طرف اللسان
 اطراف الثنايا العليا
 ومخرج الضاد من اول حافة اللسان

فما يلي من الامم من الامم في الضاد ايضا لا يجل رفاقا وبهذا السبب يخرجها

فمنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه

الفرض واما الامام احمد والطائفة الكثرية فقال في محرابه
 ومسلم الثبوت بجواز تقليد المفضول مع وجوده لا بفضل واحد
 فانك كثيرا من الفقهاء على المنع فتعني فقال في مفتاح الاصول
 بجواز التقليد لتقليد المفضول وعن احمد وابن شريم منعون وعليه
 بالنظر في الاجماع ويتعين الاجماع للتقليد انتهى وقال الامام الاستاذ
 في شرح مناهج الاصول القاضى لبيضاوى ما حاصله انهم انفقوا
 عوات العالمى لا يجوز ان يستغنى الامم عن علي بن فضال من اهل
 مال ودين كان عتقا قال قوم بجواز تقليد الاجتهاد في دفعه
 وجماهيرهم مطلقا تعين العمل بقوله وان ترجم احدهما في التذكرة
 في العلم وجب اخذ قول الامام وهو لا قرب وقال الامامون لا يوجب
 ورجح ابن الحاجب جواز تقليد المفضول مع وجود الفاضل انتهى فقوله
 لا قرب نص على ان قول الامامة الشافعية وغيرهم من وجوب تقليد
 الامام دون غيره قول صحيح مرجح اقرب الى الصواب لقوله عليه
 السلام من تولى من المسلمين شيئا واستعمل عليهم رجلا وهو يعلم
 ان فيه من هو علم واولى منه بكتاب الله وسنة رسوله فقد خان الله ورسوله
 وجماعة المسلمين رواه الطبراني الموثق مضمون بقوله تعالى
 احسن ما اتى اليكم من ربكم فلا تضره وفي وجوب اتباع حسن
 التمسك بالحكم ولا شان المجتهد عند اهل السنة مظهر ما ثبت وكما
 الحكم المجتهد ثابته بالنص لو معنى كما صرح به التفتازانى في شرح

الصفحة من كتاب في الصور
 دل عليه على معلوم وذكر
 متعين لما من لقواعد و
 الشاهد والامر الثالث انه
 لو وجد ذلك لا يستتبع بالاجماع
 صوتها باسبغ بعض صوت
 الضيق الذي في بعض
 ٢٦
 الصلوات كان كذا
 من شبهه بعد قصد وعمل
 في بطلان الصلوة على غير
 فتبطل الضاد بالباطل
 استنباه الضاد بالباطل
 ما لا يشك ان ما ذكره
 مما لا يمكن لا بد من
 بعضها من ذلك في بعض
 ولا يخفى عن ذلك بعض
 انما اذا قيلت بالشراب
 صوت الملائكة والظالم
 الذي كانت
 ضيقه

فمنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه
 ومنه في قوله لا يوجب عليه الاجتهاد في دفعه

فمنها الصفا
الثلاث عشر
فمنها الصفا
الثلاث عشر
فمنها الصفا
الثلاث عشر

مسك ما شرهيه به كنه نقل كيا شرهيه في اني رسالي عهده
ين وخطاوي في شرح در المختار من ان القاضى ابا عاصم
لعمري الحنفى كان يفتى على باب مسجد القفال ولمودن
يؤذن للصغير فترك ودخل المسجد فلم اراه الففال اصرا
لمودن ان يفتى لا قامة وقدم فقدم وجهه بالتسمية مع
القرأة والى يشعار الشافعية في صلواته ومعلوم ان
القاضى ابا عاصم انما يصلى قبل يشعار مذهبه فلم
يمنعه سبق عمله بمذهبه في ذلك انتهى جواب كايه
كريمه الين قيل سبى كرمه منى امام شافعى رضي الله عنه
قال الامام عبد الوهاب الشعلاني في الميزان الكبير
في فصل فيما نقل عن الامام الشافعى رضي الله عنه ان
الامام الشافعى ترك الفتوت لما اذا رقب الامام ابي حنيفة
وادركته صلوة الصبح عنده وقال كيف اقلت
بخصرة الامام وهو لا يقول بمانتي ففوله كيف اقلت بخصرة
الامام وهو لا يقول به صريح في ان الامام الشافعى رحمه الله
انما ترك الفتوت لاجل الامام فقط ثم لا يخفى على احد
ذلك لما كان في امر مختلف فيه بالاوليه ولم يكن من
الاسكان والشرائط فذلك المعنى متعين لان خلاف
مرحوب الكتاب لا يجمع فاما الكتاب فقال الله تعالى

والمتقنى الشين والفاضل
ولكس الرء والهاوت لاف
الميتوت الناء كذا في الشافعية
وعندها واه مستطال لالبست
بصفت حقيقة فان خرج الضال
مستطيل والصفات لم تجمع
فخرج الازمن فان لا انظر
من ست فدا قال
من لا ينقص من في التجويد
صفات ولا يبرز من من
فهو باعتبار انه اسقط للمناقذ
وبما في بعض الاماثل ان
المنظر في الفتوة الامام
للمنظر في الفتوة

منه في الفتوة
المنظر في الفتوة
المنظر في الفتوة
المنظر في الفتوة

انما النسق زيادة في الكفر فيحصل به الذين كفروا ويحلونه عاما
 ويحرمون كما قالان العبرة لعموم الالفاظ لا الخصوص
 الا يتكلم الاصول فاذا كان حال العاقل والمؤمن ذلك فما
 من يعتقد لدرسان بين المذاهب ساعتكمرة الاشياء
 وساعة بحلها بعينها ولا يرد ذلك على المجتهد لانه اذا
 راي الدليل القوي كان مدامد لول الدليل السابق في حكم
 ومقلد تمت فلم يكن رجوعا في الحقيقة بل هو انتهاء مدته
 فذلك المقلد اذا وقع عند ان حصة ذلك المذهب علمه والى اصل
 ملك اتباع السابق تمت به بحكم الحديث المذكور فكان عليه
 لاختيار مذهب ذلك الا فصل بالكلية ولجبا بالوجوب
 الاصطلاحي ثم بالحديث المذكور واما الاجماع فقال الشيخ ابن
 الحاج في مختصر الاصول لا يرجع عنه بعد تقليد اتفاقا وفي حكم
 اخر المختار انه انتهى قال لقاصو عضد الدين في شرح مختصر
 الاصول اذا عمل العاقل بقول مجتهد في حكم مسألة فليس له تقليد
 غيره فيها انتهى قال الامام الاسنوي في شرح منهاج الاصول اذا
 قلد مجتهدا في مسألة فليس له تقليد غيره فيها انتهى قال الشيخ
 ابن القيم في تحرير الاصول لا يرجع عما قلده في اي علم به اتفاقا وهل
 يقلد غيره في غيره المختار نعم انتهى قال البهاري في مسلم المستوعب
 لا يرجع المقلد عما عمل به اتفاقا وهل يقلد غيره في غيره المختار نعم

انتهى وقال في الدلالة المختارة ان الرجوع عن التقليد بعد العمل بطل
 اتفاقا انتهى وقال الشافعي في شرحه صرح بذلك ابن الهيثم في التحف
 ومثله في اصول الامم والى ابن الخياط جمع الجوامع انتهى قال
 صاحب البصر الرائق في رسالة المسماة برفع الغشا عن قبيح العصر
 العشأ وخبر الدين الراملي في الفيض الرائق على البحر الرائق في
 كتاب الفضل قال الشيخ القاسم في تصحيح القداوي قال لا اصول
 يجمعون لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بدلالة اتفاق وهو المختار
 في المذهب انتهى فقد ثبت من اهل اصول ان التقليد لا يصح رجوعه
 عن التقليد بعد العمل بدلالة اتفاق وهو المختار في المذهب فما قبل من انه
 قال في مسلم الثبوت قيل يختلف فيه يعني الرجوع بعد العمل قول
 يدل على التثنية في الالتزام لان وجوده ليس اولى من عدمه
 ضرورة فتدبر انتهى كما اوضح صاحب المسلم هو باطل وقوله فتدبر
 هو عادتة شاذة الى بطلانه وبطلانه بالوجود فالوجه الاول الفرق
 البين بين التثنية في غير الالتزام لانها اذا لم تختص التزام المذهب
 فيه في ذلك الزمان خوف التماهي وهو حرام بالاجماع فاجمع اهل الاجماع
 على تلك القاعدة لسد باب الفساد دل على ثبوتها وعدم تدينهم
 علم التزمه قال الشيخ ابن الهمام والناظر المذهب سمي بالاعتقاد
 في ذلك الزمان كجهوى باطل لا لقصد جميل كما في الشافعي الطحاوي
 والعالمكي وقال الشيخ القاسم مشددا كما في قضاء الشافعي بخلاف

[illegible]

للتميز على حد دينه التزامه والوجه الثاني أن يجوز أن يرعى
 أهل الإجماع في غير التزامه دعاية إلى إجماع لم يكن في الالتزام
 فلذا اجماعوا على تلك القاعدة فيه لا فيه ولم يورث ذلك على إجماع
 ودواعيها بل يورث تكلفاً لا امتثال لها والعمل بها والوجه الثالث
 أن الالتزام وغير الالتزام ليس بينهما ملازمة كاملة من جهة بل هو
 التمسك بوجودها فيلزم وجود التثليث فيه وجود التثليث فيه
 أن التثليث فيه غير ممكن كما لا يخفى على أهل العلم فلم يكن بينهما ملازمة
 لوجود الفرق بينهما بطل استنباط الاختلاف في غير الالتزام
 من التثليث في الالتزام وما قيل أن المراد لا يصح رجوعه عن عين
 تلك الحادثة المنقضية لا ما يحدث بعدها من جنسها فهو بطل
 يدل على بطلان تثلثهم المذكور في كتب الأصول فقال ابن الجوزي
 في مختصر الأصول بعد بيان مسألة غير الالتزام والقاضع ضد
 الدين في شرح مختصر الأصول فلو التزم مذاهباً معيناً لمذهب
 مالك والشافعي وغيرها ففقدت مذاهباً ولها يلزم وثانيها لا يلزم
 وثالثها أنه كالأول وهو لم يلزم انتهى قال الشيخ ابن الهيثم في تحصيل
 الأصول بعد بيان مسألة غير الالتزام فلو التزم مذاهباً معيناً كما في
 والمشافعي ففقدت نعم وقبل لا وقبل هو مثل من لم يلتزم وهو الغالب
 انتهى وقال له لاري في مسلم الثبوت بعد بيان مسألة غير الالتزام
 ولو التزم مذاهباً معيناً لمذهب الإحنيفة أو غيره فهل يلزم عليه

الا ستمار فقل نعم وقبل لا وقيل كمن لم يلتزم فلا يرجع عما قل
 فيه وفي غيره بقول من يشاء وعليه السبكي وفي النسخ وهو
 الغالب انتهى فذلك التثليث نص صريح في بطلانه كما لا يخفى
 وايضا يدل على بطلانه عبارة انهم المذكورة في مسئلة التثليث
 كما لا يخفى وايضا يدل على بطلان ذلك التأويل قوله لا يصح
 الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاؤلانه اذا عمل بغيره فيأتي
 من جنس بعد تلك الحادثة لكان رجوعا عن التقليد بعد العمل
 قوله لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاؤلانه
 في منع الرجوع عن التقليد بعد العمل بلا تفاؤلانه ذلك
 التأويل غير جائز مع ان مثل هذا التأويل الواهية لا
 تقبل في مقابلة مثل ذلك الانجاء المتواتر نقله في كتب الأصول
 ثم لا يخفى على الامام الكامل والهمم الفضل ان تلك القواعد
 الأصولية من ان المقلد لا يصح رعه عن التقليد بعد العمل لا تفاؤلانه
 استيصا بالاحكام الهيئية والدورانية تبيين المذاهب بان يجعل
 بهذا وساعة بهذا فهكذا في كل مسألة من مسائل الذين
 بحسب الأغراض والحاجات وبيان ذلك لا مجال انا فرضنا
 ان جميع مسائل الشرع ثمان مائة مثلا مائة للصلوة ومائة للزكاة
 ومائة للصوم ومائة للحج واربعة مائة للعاملات فاذ قلنا المقلد
 بكر مثلا ايا حقيقته في مائتي الصلوة والمعاملة وما كافي

الزكوة والمعاملة والشافعي في ما أتى الصوم والمعاملة واحمد بن
 حنبل في ما أتى الحج والمعاملة كان استمراره عليه واجبا ورجوعه
 ممنوعا بالاتفاق واذا قلنا للمقلد زيدا حدا لائمة الاربعة في ذلك
 كله كان استمراره عليه واجبا ورجوعه عنه ممنوعا بالاتفاق فقد
 حصل ان كل واحد من زيد وبكر كان استمراره على مذهبه
 واجبا وانتقاله عنه ممنوعا بالاتفاق غائبة ما في الباب ان
 نذهب بكر كان بذلك الوجه ونذهب بزيد كان بذلك الوجه
 لكنهما شريكان في وجوب الاستمرار على المذهب ومنع الانتقال
 بالاتفاق فكان اللفظ هيبية والدورانية باطلا بالاتفاق لكن
 بقيان المقلد اذا اختلفا في وجه من الوجهين لملاكون يحتاجا
 ان يتقضى تلك القاعدة الاصولية المتفرقة عليها ان يحتاج الوجه
 الأخير الوجه الأول لأنه لو اختلف الوجه الأول فلا بد للمقلد من احد
 الامرين اما تذكر كل عمل بانه عمل قبل ذلك ببسلة كذا فلا يعمل
 فهكذا في كل مسلة من مسائل الدين لكن ذلك باطل بالوجهين فاجب
 الاول ان تذكر كل مقلد كل مسلة من مسائل الدين بالوصف
 متعبر بل متعذر او الوجه الثاني ان شيوع الحياينة وعدم الدابة
 في هذه القرون بحكم الاحاديث المذكورة في الترتي بومافوا وما
 ان يكون لكل مقلد كتاب يكتسبه ويعمل به وهو ايضا باطل
 لان كون كتاب لكل مقلد في كل عصر يجمع ويكتسبه معصية فمتعذر

بل غير ممكن فتعين الوجه لا خير بان يختار تقليد المذهب الذي
 في كتاب جمعه وكتب فيه مسائل الدين عن الامام المعين بائناً
 العلماء فيعمل به كل مقلد بحسب استقراره عليه فحصل به العمل
 بمقتضى تلك القاعدة الاصلية من ان المقلد لا يصح رجوعه
 عن التقليد بعد العمل بالاتفاق فثبت بما ذكر ان التقليد وجب عليه
 تقليد المذهب المعين بتلك القاعدة الاصلية المتفق عليها
 كما ثبت ذلك عند العلماء بالاتفاق بلا دلة الداعية من حيث
 العلم والاولى وحديث الاصل والخطأ واية اتباع الاحسن
 المذكورة في مواضع ذلك الكتاب وغيرها من الدلة المذكورة
 في مدار الحق من الايات والاحاديث والاجماع والقياسات
 كافية وافية لكل امام وهام على كل محتال ومحتال يعون
 سبحانه وتعالى شأنه وعليه التكليف ومنه الغفران

والله اعلم بالصواب واليه المرجع

والمآب

طلب نامہ رسالہ تبعید الضامن عن صوت الظلم

صنف	سطر	غلط	صحیح	صنف	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۹	فقیہ اختلاف	فقیہ اختلاف	۴	۲	ان نفاذوا لضعفاً	ان نفاذوا لضعفاً
۳۷	۲۵	ان شہاب	ان شہاب	۴۷	۲۳	وہا اکمن لایہ	فہا اکمن لایہ
۳۳	۱۹	فلذا	فلذا	۴۷	۱۸	ولغاہ اطن	ولغاہ اطن
۳۵	۲۵	فلن یکن	فلن یکن	۰	۰	۰	۰

غلطنامه دساله عروۃ الوثقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۸	شہوا	شہود	۳۱	۴	سال	فصل
۵	۱۱	المیسر	المیسر	۳۱	۶	اخری	اخری لہ
۵	۱۵	بالاہ	بارہ	۳۱	۱۱	عزم	عزم علیہ
۷	۱۵	واعلم	واعلم منہ	۳۱	۱۱	امراءہ	امراتہ
۱۲	۱۵	وطا نغمین	الطایفہ الکثیرہ	۳۱	۱۵	نوادیرین	نوادروادون
۲۲	۶	فلذکک	فذلکک	۴۲	۱۲	واخر غیرہ	واخری غیرہ
۳۳	۷	بہذہ	فہذا	۳۵	۹	عظمتہ	عظیمتہ
۲۵	۱	اکان	فکان	۳۵	۱۰	ویفون	ویفتون
۲۵	۸	الکت	الکتاب	۳۷	۱۸	والاقلہ	دالافقہ
۲۶	۲	صار لکلمہ	صار لکلمہ	۴۳	۱	استاعہ	استناعہ
۲۶	۴	صاحبہ	صاحباہ	۴۳	۱۲	ابن جونیس	ابن جونیس
۳۶	۱۹	صاحبہ	صاحباہ	۴۴	۱۹	المیسرۃ	المیسرۃ
۲۷	۱	ملا اعتبار	فلا اعتبار	۴۷	۹	فہذا	فہذا
۲۷	۱۱	لان المقعد	لان المقعد	۴۸	۱۷	القول الاول	القول الثانی

الحمد للہ کہ کتاب فیض انساب در باب تقلید سنی بعروۃ الوثقی تصنیف مولوی محمد شاہ
بکمال تصحیح و تنقیح در مطبع محمدی باہنام رافضی المعروف محمد مرزا خان
عقلمدار الرحمن واقع کوئٹہ جیل فیض بازار حلیہ طبع ہو شید فقط

اشہار

مصنف صاحب عن تصنیف کتاب ہذا الک مطبع کوئٹہ بخش دیا بند کوی مست
تجدید طبع کتاب اکابر احادیث الک مطبع مصنف کی جانب سے ۱۸۸۷ء کی نہ فراموشی کے خواجہ شاہ